شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنیؒ

محمد اعجاز مصطفیٰ

۲۷/ذوالقعدہ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۶/اکتوبر۲۰۱۱ء بروز بدھ، جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر، جامعہ اسلامیہ بائی پاس روڈ چمن کے شیخ الحدیث والتفسیر، سابق رکن قومی اسمبلی اورصوبہ بلوچستان کی ہردلعزیز شخصیت حضرت مولانا الحاج عبدالغنیؒ حسب معمول صبح نو بجے اپنے گھر سے جامعہ اسلامیہ میں حدیث نبوی کی تدریس کے لئے جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ کے حادثہ میں شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیئ عندہ باجل مسمی۔

زمانہ حال قحط الرجال کا زمانہ ہے، ورع وتقویٰ ہو یا دیانت وامانت، علمی وعملی پختگی ہو یا دینی ومسلکی تصلب، خدمت خلق کا جذبہ ہو یا عامۃ الناس کی دینی ودنیوی راہنمائی، ہراعتبار اور ہر جہت سے جوشخصیت اس دنیا سے جارہی ہے، اس کی جگہ لینے والی شخصیت اس کے عشرعشیر کو بھی نہیں پہنچ رہی۔ زمین ایسے خدا ترسیدہ اہل اللہ سے خالی ہوتی جارہی ہے جن کے وجود مسعود سے یہ دنیا آفات وبلیات اور مسائل ومصائب سے محفوظ رہتی ہے۔

حضرت مولانا الحاج عبدالغنیؒ صوبہ بلوچستان کی ہردلعزیز اور محبوب شخصیت تھی۔ آپؒ بلوچستان بھر کی ہرتقریب، ہرمحفل اور ہرمجلس کے روح رواں اور صدر نشین ہوتے اور جہاں بھی آپؒ کو مدعو کیا جاتا، آپؒ وہاں ضرور تشریف لے جاتے۔ آپؒ کے صاحبزادہ حافظ محمد یوسف مدظلہ کا بیان ہے کہ ہرایک کے لئے آپ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا، ہر طبقہ اور ہرقوم کے لوگ مسائل کے حل کے لئے آپ کے ہاں آتے، مشکل سے مشکل مسئلہ کو آپ چٹکیوں میں حل کردیتے۔ آپ کے ہاں مشکل مسئلہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے حلقے کی عوام نے آپ کو اپنا سچا خیرخواہ، مقتدا اور راہنما مانتے ہوئے دوبار آپ کو قومی اسمبلی کا رکن منتخب کیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنیؒ ۱۳۵۹ھ، مطابق ۱۹۴۰ء میں چمن اور بولدک کے درمیان

ریگستانی علاقہ کے ایک نہایت متقی اور زاہد انسان امیر عالم کے گھر میں پیدا ہوئے۔آپؒ نے ابتدائی تعلیم چمن کے ایک بزرگ عالم قاضی محمد حنفیاءؒ سے حاصل کی۔۱۳ سال کی عمر میں آپؒ نے مولانا محمد نور صاحبؒ فاضل دیوبند کی سرپرستی میں درسی کتب کا آغاز کیا، دوسال یہاں تعلیم حاصل کی، اس کے بعد آپ نے مزید تعلیم کے لئے قندھار کا سفر کیا اور وہاں حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ سے قطبی، شرح جامی اور بدیع المیزان وغیرہ کتب کا درس لیا، اس کے بعد کوئٹہ تشریف لائے اور یہاں حضرت مولانا عبدالعزیزؒ کی زیر نگرانی شرح الوقایہ، ہدایہ اولین، سلم العلوم، ملاحسن اور مولانا نور محمدؒ کے مدرسہ میں میر زاہد، ملا جلال، مختصر المعانی اور حسامی وغیرہ پڑھیں۔آپؒ کی عمر مبارک اٹھارہ سال کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج کی سعادت نصیب فرمائی۔کم سنی میں حج کرنے کی بنا پر اہل چمن میں حاجی صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔آپ کے استاذ حضرت مولانا نور محمدؒ نے آپ کو نصیحت کی کہ زمزم پیتے وقت ”رب زدنی علماً“ زیادہ پڑھنا۔اس کی برکت تھی کہ آپ قوت حافظہ میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔اساتذہ کے مشورہ سے مزید تعلیم کے لئے آپ نے ایشیاء کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا اور چار سال تک وہاں مقیم رہ کر اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔۱۹۶۵ء میں آپؒ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا عبدالحلیمؒ سے دورہ حدیث مکمل کرکے سند فراغ حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد پیر علی زئی کی مسجد ملکان میں امامت وخطابت سے عملی زندگی کا آغاز کیا، ۱۹۷۲ء میں آبائی شہر چمن کی مسجد میں امامت وخطابت اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا، اس دوران مختلف فنون کی کتب پڑھاتے رہے اور ۱۹۹۷ء میں بائی پاس روڈ سے متصل پانچ ایکڑ کے رقبے پر ایک عظیم دینی ادارہ جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور آج اسی جامعہ میں ابتدائی دینی تعلیم سے لے کر دورہ حدیث تک تمام درجات کی تعلیم ہوتی ہے۔آپؒ کے ہاں دورہ حدیث میں شریک طلبہ کی تعداد پانچ سو سے زائد ہوتی تھی۔جہاد افغانستان میں بھی آپ کا کردار قائدانہ تھا، مجاہدین ہوں یا طالبان سب ہی آپ کی خوبیوں کے معترف تھے، آپ ہمیشہ دینی جماعتوں اور تحریکوں کو اتحاد واتفاق کا درس دیتے۔

آپ کی شہادت کی خبر سنتے ہی آپ کے ہزاروں شاگرد اور عقیدت منداسی وقت جامعہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل آپ کی جدائی کے صدمہ سے مغموم تھا۔صبح نو بجے سے سہ پہر چار بجے تک کے انتہائی قلیل وقت میں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جمع ہوگیا تھا۔ساڑھے چار بجے آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، اور آپ کے صاحبزادے حافظ محمد یوسف صاحب مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔آپ کے جنازہ میں علماء، صلحاء، طلبہ کے علاوہ ہر طبقہ اور جماعت کے لوگ شریک ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور آپؒ کے پسماندگان، عقیدت مندوں اور شاگردوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔